

سے نوش ہوا اور ان کی منزلت پر آفرین کرتا ہو، وہ اسے پکارنے کی وجہ سے عفو و حکم کی ہوا تو میں سانس لیتے ہوں، وہ اسکے فضل و کرم کی احتیاج میں گروئی ہوں اور اسکی عظمت و رفتار کے سامنے ذلت و پستی میں جکڑے ہوئے ہوں، غم و اندوہ کی طویل مدت نے اسکے دلوں کو زخمی اور گریہ و بکا کی کثرت نے ان کی آنکھوں کو مجروح کر دیا ہو۔

ہر اس دروازہ پر ان کا ہاتھ دنک دینے والا ہے جو اس کی طرف متوجہ و راغب کرے، وہ اس سے مانگتے ہیں کہ جس کے جود و کرم کی پہنچائیں تھیں ہوتیں اور نہ خواہش لے کر بڑھنے والے نا امید پھرتے ہیں۔ تم اپنی بہبودی کیلئے اپنے ہی نفس کا محاسبہ کرو، کیونکہ دوسروں کا محاسبہ کرنے والا تمہارے علاوہ دوسرا ہے۔

--☆☆--

خطبہ (۲۲۰)

آیت ﴿يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا عَرَكَ بِرِبِّكَ الْكَرِيمِ﴾: "اے انسان! تجھے کس چیز نے اپنے پروردگار کریم کے بارے میں دھوکا دیا" کی تعلادوت کے وقت ارشاد فرمایا:

یہ شخص جس سے یہ سوال ہو رہا ہے جواب میں کتنا اجزا اور یہ فریب خورده غذر پیش کرنے میں کتنا قاصر ہے! وہ اپنے نفس کو سختی سے جہالت میں ڈالے ہوئے ہے۔

اے انسان! تجھے کس چیز نے گناہ پر دلیر کر دیا ہے؟ اور کس چیز نے تجھے اپنے پروردگار کے بارے میں دھوکا دیا ہے؟ اور کس چیز نے تجھے اپنی تباہی پر مطمئن بنادیا ہے؟ کیا تیرے مرض کیلئے شفا اور تیرے خواب (غفلت) کیلئے بیداری نہیں ہے؟ کیا تجھے اپنے پر اتنا بھی رحم نہیں آتا جتنا دوسروں پر ترس کھاتا ہے؟ بسا اوقات توجیتی دھوپ میں کسی کو دیکھتا ہے تو اس پر سایہ کر دیتا ہے یا کسی کو درد و کرب میں بتلا پاتا

عَلَيْهِمْ فِينِهِ، فَرِضَى سَعِيْهِمْ،
وَ حَمِدَ مَقَامَهِمْ، يَتَنَسَّمُونَ بِدُعَائِهِ
رَوَحَ التَّجَاؤِزِ، رَهَائِنَ فَاقَةِ إِلَى فَضْلِهِ،
وَ أَسَارِي ذَلَّةِ لِعْظَمَتِهِ، جَرَحَ طُولُ الْأَسَى
فُلُوبَهُمْ، وَ طُولُ الْبُكَاءِ عِيُونَهُمْ.

لِكُلِّ بَابِ رَغْبَةِ إِلَى اللَّهِ مِنْهُمْ يَدِ
قَارِعَةٌ، يَسْتَلُونَ مَنْ لَا تَضِيقُ لَدِيهِ
الْبَنَادُخُ، وَ لَا يَخِيبُ عَلَيْهِ الرَّاغِبُونَ.
فَحَاسِبْ نَفْسَكَ لِنَفْسِكَ، فَإِنَّ غَيْرَهَا مِنْ
الْأَنْفُسِ لَهَا حَسِيبٌ غَيْرُكَ.

----☆☆----

(۲۲۰) وَمَنْ كَلَّمَ اللَّهَ عَلَيْهِ الْمَلَام

قالَهُ	عَنْهُ	تَلَاقَتِهِ:	يَا أَيُّهَا
الْإِنْسَانُ	مَا	بِرِّكَ	بِرِّكَ
الْكَرِيمِ			
أَدْحَضُ	مَسْؤُلٍ	حُجَّةً	وَ أَفْطَعُ
مُغْتَرٌ	مَغْذَرَةً	لَقْدُ	أَبْرَحَ
جَهَالَةً بِنَفْسِهِ.			

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ! مَا جَرَأَكَ عَلَى ذَنْبِكَ، وَ مَا غَرَّكَ بِرِّكَ، وَ مَا أَنْسَكَ بِهَلْكَةَ نَفْسِكَ؟ أَمَا مَنْ دَأَيْكَ بُلُؤُ، أَمْ لَيْسَ مِنْ نُؤْمِنَكَ يَقْتَلُهُ؟ أَمَا تَرْحَمُ مِنْ نَفْسِكَ مَا تَرْحَمُ مِنْ غَيْرِكَ؟ فَلَرَبَّيَا تَرَى الصَّاحِيَ مِنْ حَرِ الشَّمْسِ فَتُظْلَلُهُ، أَوْ تَرَى الْمُبْتَلَى بِالْأَمِ

ہے تو اس پر شفقت کی بنا پر تیرے آنسو نکل پڑتے ہیں، مگر خود اپنے روگ پر کس نے تجھے صبر دلایا ہے؟ اور کس نے تجھے اپنی مصیبتوں پر تو ان کردیا ہے اور خود اپنے اوپر رونے سے تسلی دے دی ہے؟ حالانکہ سب جانوں سے تجھے اپنی جان عزیز ہے اور کیونکر عذاب الٰہی کے رات ہی کوڈیرے ڈال دینے کا خطرہ تجھے بیدار نہیں رکھتا؟ حالانکہ تو اپنے گناہوں کی بدولت اس کے قہر و تسلط کی راہ میں پڑا ہوا ہے۔

دل کی کوتاہیوں کے روگ کا چارہ عزم رائخ سے، آنکھوں کے خواب غفلت کا مداؤ بیداری سے کرو، اللہ کے مطیع و فرمانبردار بنو اور اس کی یاد سے جی لگاؤ۔ ذرا اس حالت کا تصور کرو! وہ تمہاری طرف بڑھ رہا ہے اور تم اس سے منہ پھیرے ہوئے ہو اور وہ تمہیں اپنے دامن عفو میں لینے کیلئے بلا رہا ہے اور اپنے لطف و احسان سے ڈھانپنا چاہتا ہے اور تم ہو کہ اس سے روگداں ہو کر دوسرا طرف رخ کئے ہوئے ہو۔

بلند و برتر ہے وہ خدائے قویٰ تو انکا کہ جو کتنا بڑا کریم ہے اور تو انکا عاجز و ناتوان اور انکا پست ہو کر گناہوں پر کتنا جری اور دلیر ہے، حالانکہ اسی کے دامن پناہ میں اقامت گزیں ہے اور اسی کے لطف و احسان کی پہنائیوں میں اٹھتا بیٹھتا ہے۔ اس نے اپنے لطف و کرم کو تجوہ سے روکا نہیں اور نہ تیرا پر دھاک کیا ہے، بلکہ اس کی کسی نعمت میں جو اس نے تیرے لئے خلق کی، یا کسی گناہ میں کہ جس پر اس نے پر دھا ڈالا، یا کسی مصیبت و ابتلائیں کہ جس کا رخ تجوہ سے موڑا، تو اس کے لطف و کرم سے لحظہ بھر کیلئے محروم نہیں ہوا۔ یہ اس صورت میں ہے کہ جب تو اس کی معصیت کرتا ہے تو پھر تیرا اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ اگر تو اس کی اطاعت کرتا ہوتا۔

خدا کی قسم! اگر یہی رویہ دوایسے شخصوں میں ہوتا جو قوت و قدرت میں برابر کے ہم پلہ ہوتے (اور ان میں سے ایک تو ہوتا جو بے رخی کرتا

یُمْضِ جَسَدَهُ فَتَبَكَّرَ رَحْمَةً لَّهُ،
فَيَا صَبَرَكَ عَلَى دَأْئِكَ، وَ جَلَدَكَ عَلَى
مُصَابِكَ، وَ عَزَّازَكَ عَنِ الْبُكَاءِ عَلَى تَفْسِكَ وَ
هِيَ أَعَزُّ الْأَنفُسِ عَلَيْكَ! وَ كَيْفَ لَا يُؤْقِظُكَ
خُوفُ بَيَّاتِ نِعْمَةِ، وَ قَدْ تَوَرَّطَتِ بِمَعَاصِيهِ
مَدَارِجَ سَطْوَاتِهِ!.

فَتَدَاوَ مِنْ دَاءِ الْفَتْرَةِ فِي قَلْبِكَ
بِعَزِيزِيَّةِ، وَ مِنْ كَرَى الْغَفَلَةِ فِي نَاظِرِكَ
بِيَقْظَةِ، وَ كُنْ لِلَّهِ مُطِيعًا، وَ بِذِكْرِهِ أَنْسَى، وَ
تَمَثَّلَ فِي حَالِ تَوْلِيَكَ عَنْهُ إِقْبَالَهُ عَلَيْكَ،
يَدْعُوكَ إِلَى عَفْوِهِ، وَ يَتَغَيَّدُكَ بِفَضْلِهِ، وَ
أَنْتَ مُنْتَوِلٌ عَنْهُ إِلَى غَيْرِهِ.

فَتَعَالَى مِنْ قَوِيٍّ مَّا أَكْرَمَهُ!
وَ تَوَاضَعَتِ مِنْ ضَعِيفٍ مَّا أَجْرَأَكَ
عَلَى مَعْصِيَتِهِ! وَ أَنْتَ فِي كَنْفِ سِرْتَهِ
مُقِيمٌ، وَ فِي سَعَةِ فَضْلِهِ
مَنْقَلِبٌ، فَلَمْ يَمْنَعْكَ فَضْلُهُ،
وَ لَمْ يَهْتَنِكَ عَنْكَ سِرْتَهُ، بَلْ
لَمْ تَخْلُ مِنْ لُطْفِهِ مَطْرَفَ عَيْنِ
فِي نِعْمَةٍ يُحْدِثُهَا لَكَ، أَوْ سَيِّئَةٍ يَسْتُرُهَا
عَلَيْكَ، أَوْ بَلِيلَةٍ يَصْرِفُهَا عَنْكَ،
فَيَا كَفُّلَكَ بِهِ لَوْ أَطْعَثْتَهُ!.

وَإِيمُّ اللَّهِ! لَوْ أَنَّ هَذِهِ الصِّفَةَ كَانَتْ فِي
مُتَّفِقِينِ فِي الْقُوَّةِ، مُتَوَازِيَّينِ فِي الْقُدْرَةِ،

اور دوسرا تجھ پر احسان کرتا) تو توہی سب سے پہلے اپنے نفس پر کچھ خلقی اور بدکرداری کا حکم لگاتا۔

تجھ کہتا ہوں کہ دنیا نے تجھ کو فریب نہیں دیا بلکہ تو خود (جان بوجھ کر) اس کے فریب میں آیا ہے۔ اس نے تو تیرے سامنے نصیحتوں کو کھول کر رکھ دیا اور تجھے (ہر چیز سے) یکساں طور پر آگاہ کر دیا۔ اس نے جن بلاوں کے تیرے جنم پر نازل ہونے اور جس کمزوری کے تیرے قوئی پر طاری ہونے کا وعدہ کیا ہے اس میں راست گواہ ایفائے عہد کرنے والی ہے، بجائے اس کے کہ تجھ سے جھوٹ کہا ہو یا فریب دیا ہو۔ کتنے ہی اس دنیا کے بارے میں سچے نصیحت کرنے والے ہیں جو تیرے نزدیک ناقابل اعتبار ہیں اور کتنے ہی اس کے حالات کو صحیح تجھ بیان کرنے والے ہیں جو جھلائے جاتے ہیں۔ اگر تو ٹوٹے ہوئے گھروں اور سنسان مکانوں سے دنیا کی معرفت حاصل کرے تو تو انہیں اچھی یاد دہانی اور موثر پندہی کے لحاظ سے بمنزلہ ایک مہربان کے پائے گا کہ جو تیرے (ہلاکتوں میں پڑنے سے) بغل سے کام لیتے ہیں۔ یہ دنیا اس کیلئے اچھا گھر ہے جو اسے گھر سمجھنے پر خوش نہ ہو اور اسی کیلئے اچھی جگہ ہے جو اسے اپنا وطن بنَا کرنا رہے۔ اس دنیا کی وجہ سے سعادت کی منزل پر کل وہی لوگ پہنچیں گے جو آج اس سے گریزان ہیں۔

جب زمین زلزلہ میں اور قیامت اپنی ہولناکیوں کے ساتھ آجائے گی اور ہر عبادات گاہ سے اس کے پچاری، ہر معبد سے اس کے پرستار اور ہر پیشوائے اس کے مقتدی ملحق ہو جائیں گے تو اس وقت فضایں شگاف کرنے والی نظر اور زمین میں قدموں کی ہلکی چاپ کا بدلہ بھی اسکی عدالت گسترشی و انصاف پروری کے پیش نظر حق و انصاف سے پورا پورا دیا جائے گا۔ اس دن کتنی ہی دلیلیں غلط و بے معنی ہو جائیں گی اور عذر و معذرت کے بندھن ٹوٹ جائیں گے۔ تواب اس چیز کو اختیار کرو جس

لکنستَ أَوَّلَ حَاكِمٍ عَلَى نَفْسِكَ بِذَمِينِ
الْأَخْلَاقِ، وَ مَسَاوِي الْأَعْمَالِ.
وَ حَقًا أَقُولُ! مَا الدُّنْيَا غَرَثَكَ،
وَ لِكُنْ بِهَا اغْتَرَتْ، وَ لَقَدْ كَانَتْ كَاشَفَتْكَ
الْعِظَاتِ، وَ أَذَنَتْكَ عَلَى سَوَاءِ، وَ
لَهِيَ بِهَا تَعْدَكَ مِنْ نُزُولِ الْبَلَاءِ
بِجِسْمِكَ، وَ النَّقْصِ فِي قُوتِكَ،
أَصْدَقُ وَ أَوْفَ مِنْ أَنْ تَكْذِبَكَ،
أَوْ تَغْرِكَ، وَ لِرَبِّ نَاصِحٍ لَهَا عِنْدَكَ
مُتَّهِمٌ، وَ صَادِقٌ مِنْ خَبَرِهَا مُكَذِّبٌ،
وَلِئِنْ تَعْرَفْتَهَا فِي الْرِّيَارِ الْخَاوِيَةِ، وَ
الرَّبُّوْعِ الْخَالِيَةِ، لَتَجِدَنَّهَا مِنْ حُسْنِ
تَذْكِيرِكَ، وَ بَلَاغِ مَؤْعَظَتِكَ، بِسَاحِلَةِ
الشَّفِيقِ عَلَيْكَ، وَ الشَّحِيقِ بِكَ! وَ لَنِعْمَ
دَارُ مَنْ لَمْ يَرْضَ بِهَا دَارًا، وَ مَحَلُّ مَنْ لَمْ
يُوْطِنَهَا مَحَلًا! وَ إِنَّ السُّعْدَاءَ بِالْدُّنْيَا غَدًا
هُمُ الْهَارِبُونَ مِنْهَا الْيَوْمَ.

إِذَا رَجَفَتِ الرَّاجِفَةُ، وَ حَقَّتِ بَجَلَّا إِلَيْهَا
الْقِيلِيَةُ، وَ لَحِقَ بِكُلِّ مَنْسَلِيَّ أَهْلُهُ، وَ بِكُلِّ
مَعْبُودٍ عَبَدَتُهُ، وَ بِكُلِّ مُطَاعٍ أَهْلُ طَاعَتِهِ،
فَلَمْ يُجْزَ فِي عَدِيلٍ وَ قِسْطِهِ يَوْمَ مَيْنَدِ خَرْقٍ
بَصَرٍ فِي الْهَوَاءِ، وَ لَا هَمْسٌ قَدَمٌ فِي الْأَرْضِ
إِلَّا بِحَقِّهِ، فَكَمْ حُجَّةٌ يَوْمَ ذَاكَ دَاحِضَةٌ، وَ
عَلَّاقَتِ عُدُّرٍ مُنْقَطِعَةً! فَتَحَرَّ مِنْ أَمْرِكَ مَا

سے تمہارا عذر قبول اور تمہاری جھٹ ثابت ہو سکے۔ جس دنیا سے تم نے ہمیشہ بہرہ یا بہ نہیں ہونا اس سے وہ چیزیں لے لو جو تمہارے لئے ہمیشہ باقی رہنے والی ہیں۔ اپنے سفر کیلئے تیار رہو، (دنیا کی ظلمتوں میں) نجات کی چک پر نظر کرو اور جدوجہد کی سواریوں پر پالان کس لو۔

--☆☆--

(خطبہ) (۲۲۱)

خدا کی قسم! مجھے سعدان ط کے کانٹوں پر جاگتے ہوئے رات گزارنا اور طوق و زنجیر میں مقید ہو کر گھسیٹا جانا اس سے کہیں زیادہ پسند ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے اس حالت میں ملاقات کروں کہ میں نے کسی بندے پر ظلم کیا ہو، یا مال دنیا میں سے کوئی چیز غصب کی ہو۔ میں اس نفس کی خاطر کیونکہ کسی پر ظلم کر سکتا ہوں جو جلد ہی فنا کی طرف پلٹنے والا اور مدتouں تک مٹی کے نیچ پڑا رہنے والا ہے۔

بخدا! میں نے (اپنے بھائی) عقیل کو سخت فقر و فاقہ کی حالت میں دیکھا، یہاں تک کہ وہ تمہارے (حصہ کے) گیہوں میں ایک صاع مجھ سے مانگتے تھے اور میں نے ان کے بچوں کو بھی دیکھا جن کے بال بکھرے ہوئے اور فقر و بے نوائی سے رنگ تیرگی مائل ہو چکے تھے۔ گویا ان کے چہرے نیل چھڑک کر سیاہ کر دیتے گئے ہیں۔ وہ اصرار کرتے ہوئے میرے پاس آئے اور اس بات کو بار بار دہرا یا۔ میں نے ان کی باتوں کو کان دے کر سنا تو انہوں نے یہ خیال کیا کہ میں ان کے ہاتھ اپنادین بیٹھاں گا اور اپنی روشن چھوڑ کر ان کی کھنچ تان پر ان کے بیچھے ہو جاؤں گا۔ مگر میں نے کیا یہ کہ ایک لوہے کے ٹکڑے کو تپایا اور پھر ان کے جسم کے قریب لے گیا تاکہ عبرت حاصل کریں، چنانچہ وہ اس طرح چیخ جس طرح کوئی بیمار درود کرب سے چختا ہے اور قریب تھا کہ ان کا بدن اس داغ دینے سے جل جائے۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ اے عقیل! رونے والیاں تم پر روسیں کیا تم اس لوہے کے

یَقُومُ بِهِ عُذْرُكَ، وَ تَثْبُتُ بِهِ حُجَّتُكَ،
وَ خُلُّ مَا يَبْقَى لَكَ مِمَّا لَا تَبْقَى لَهُ،
وَ تَيَسِّرُ لِسَفَرِكَ، وَ شِمْ بَرْقَ النَّجَّاةِ، وَ
أَرْحَلْ مَطَابِيَا التَّشْبِيرِ.

-----☆☆-----

(۲۲۱) وَمِنْ كَلَامِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ اللَّهُ! لَأَنَّ أَيْتَ عَلَى حَسَكِ السَّعْدَانِ
مُسَهَّدًا، وَ أَجْرَ فِي الْأَغْلَالِ مُصَفَّدًا، أَحَبُّ إِلَيَّ
مِنْ أَنْ أَلْقَى اللَّهُ وَ رَسُولَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ظَالِمًا
لِبَعْضِ الْعِبَادِ، وَ غَاصِبًا لِشَوِّعٍ مِنَ الْحُطَامِ،
وَ كَيْفَ أَظْلِمُ أَحَدًا لِنَفْسٍ يُسْرِعُ إِلَى الْبَلِيلِ
فُقُولُهَا، وَ يَطْوُلُ فِي الشَّرَائِيْرِ حُكْلُهَا؟! .

وَاللَّهُ! لَقْدِ رَأَيْتُ عَقِيْلًا وَ قَدْ أَمْلَقَ
حَتَّى اسْتَمَاخَنِي مِنْ بُرْكُمْ صَاعًا،
وَ رَأَيْتُ صِبَيَانَهُ شُعْثَ الشُّعُورِ،
غُبْرَ الْأَلْوَانِ مِنْ فَقْرِهِمْ، كَائِنًا سُوَدَّاً
وَ جُوْهُهُمْ بِالْعَظِيلِمِ، وَ عَوَادِنِي مُؤَكِّدًا، وَ
كَرَرَ عَلَىَّ الْقَوْلَ مُرَدِّدًا، فَأَصْغَيْتُ إِلَيْهِ
سَمِيعَنِي، فَظَنَّ أَنِّي أَبِينَعَهُ دِينِي،
وَ أَتَبَعْ قِيَادَةَ مُفَارِقًا طَرِيقِي،
فَأَحْمَيْتُ لَهُ حَرِيدَةً، ثُمَّ أَدْنَيْتُهَا مِنْ
جِسْمِهِ لِيَعْتَبِرَ بِهَا، فَضَّجَّ
ضَجِيجَ ذُنُونِ دَنَفِ مِنْ أَلْهَمَهَا،
وَ كَادَ أَنْ يَحْتَرِقَ مِنْ مِيَسِّهَا،
فَقُلْتُ لَهُ: ثَكِنْتَكَ الشَّوَّاكلُ يَا عَقِيْلُ!